



## سوال

پانی کی موجودگی میں تیمم جائز نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں پڑھائی میں مصروف ہوں اور رات کو ہونے والے احتلام کی وجہ سے مشقت میں مبتلا ہوں کبھی تنگی وقت اور کبھی شرمندگی کی وجہ سے فوری طور پر غسل نہیں کر سکتا۔ کبھی میں بحالت جنابت ہی باجماعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اور پھر مناسب وقت پر غسل کر کے نماز دوہرا لیتا ہوں۔ اور کبھی پاک مٹی سے تیمم کر کے اور پھر وضوء کر کے نماز پڑھ لیتا ہوں اور اسے دوہرا بھی نہیں ہوں کیونکہ میں نے یہ مسئلہ سن رکھا ہے کہ اگر کوئی دوست کسی دوست کے ہاں شب بسر کرے۔ اسے احتلام ہو جائے اور اسے خوف ہو کہ اسے شک کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو وہ تیمم کر لے اور کبھی کبھی صبح کی نماز کو مؤخر کر کے ظہر کے ساتھ ادا کر لیتا ہوں۔ تاکہ آسانی کے ساتھ غسل کر سکوں ان صورتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

برادر! آپ کے لئے یہ لازم ہے کہ احتلام ہونے پر نماز سے پہلے غسل ضرور کر لیں خواہ احتلام ہر رات ہو کیونکہ اس سے غسل واجب ہے جب آپ شہر میں ہوں اور پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہو تو غسل ساقط نہیں ہوتا اور نہ کسی کو ترک غسل میں معذور سمجھا جائے گا۔ اور پھر تو اب مسجدوں میں گھروں میں اور بازاروں میں ہر جگہ غسل خانے موجود ہونے کی وجہ سے غسل کرنے میں کوئی دشواری نہیں بلکہ بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے لہذا ہر حال میں آپ کے لئے غسل کرنا لازم ہے۔ اور دین کے حکم پر عمل کرنے میں شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیمم تو صرف اس صورت میں جائز ہے جب پانی موجود نہ ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا ... سورة المائدة

"اگر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو"

اس دوست کا قصہ حجت نہیں ہے۔ جس نے دوست کے پاس شب بسر کی اور اسے احتلام ہو گیا اور اس نے سوئے ظنی سے بچنے کے لئے تیمم کر لیا تو یہ کسی نے اپنے اجتہاد سے فتویٰ دیا ہوگا اور شاید اس کا تعلق کسی خاص حالت سے ہو عام حالات پر اسے منطبق نہیں کیا جاسکتا لہذا غسل کرنا از بس ضروری ہے قدرت کے باوجود اسے ظہر یا کسی اور وقت تک مؤخر کرنا بھی جائز نہیں اس طرح پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا بھی ہرگز جائز نہیں الا یہ کہ بہت سخت سردی ہو پانی گرم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کی صورت میں موت یا کسی اور نقصان کے پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تیمم کا جواز ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 308

محدث فتویٰ